Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۵/۴۰ | جمعرات ۲۳ رمضان المبارک ۱۴۱۰ھ ۱۹ شہادت ۱۳۶۹ ہش ۱۹ اپریل ۱۹۹۰ء | نمبر ۹۰

دائمی فتح

"آج آپ نے ان دلوں کو صاف کر کے ان میں محبت کے بیج بونے ہیں اور محبت کے ذریعے سپین کی سرزمین کو دوبارہ (دین حق) کے لئے فتح کرنا ہے۔ ایک ایسی فتح کرنی ہے جو دائمی فتح ہوگی۔ ایک ایسی فتح کرنی ہے جو قیامت تک قائم و دائم رہے گی۔ اور کوئی دنیا کی طاقت اس فتح کو مٹا نہیں سکے گی۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ
الفضل ۱۲ اپریل ۱۹۹۰ء صﷺ۲)

ارشاداتِ عالیہ حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"سچی معرفت اسی کا نام ہے کہ انسان اپنے نفس کو مسلوب اور لاشیٔ محض سمجھے۔ اور آستانہ الوہیت پر گر کر انکسار اور عجز کے ساتھ خدا تعالےٰ کے فضل کو طلب کرے۔ اور اس نور معرفت کو مانگے جو جذباتِ نفس کو جلا دیتا ہے اور اندر ایک روشنی اور نیکیوں کے لیے قوت اور حرارت پیدا کرتا ہے۔ پھر اگر اس کے فضل سے اس کو حصہ مل جاوے اور کسی وقت کسی قسم کا بسط اور شرح صدر حاصل ہو جاوے تو اس پر تکبر اور ناز نہ کرے بلکہ اس کی فروتنی اور انکسار میں اور بھی ترقی ہو۔ کیونکہ جس قدر وہ اپنے آپ کو لاشیٔ سمجھے گا اسی قدر کیفیات اور انوار خدا تعالیٰ سے اُتریں گے جو اس کو روشنی اور قوت پہنچائیں گے۔ اگر انسان یہ عقیدہ رکھے گا تو اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کی اخلاقی حالت عمدہ ہو جائے گی۔ دنیا میں اپنے آپ کو کچھ سمجھنا بھی تکبر ہے اور یہی حالت بنا دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ۷ صﷺ۲۷۷)

یومِ آخر پر ایمان بدیوں سے روک سکتا ہے

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاول) اللہ آپ سے راضی ہو

"میں سمجھ ہی نہیں سکتا کہ ایک شخص ایمان حقیقی رکھ کر سب نبیوں کی مشترکہ تعلیم کی خلاف ورزی کیوں کرتا ہے۔ کیا کسی بھی نبی کی تعلیم ہے کہ جھوٹ بولیں، دنیا کے حریص ہوں۔ کاہل اور سست بن جائیں، دھوکہ دیں، حق سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت سے غافل ہو جائیں۔ شریروں اور بدمعاشوں سے تعلق پیدا کریں۔ خدا تعالیٰ اس کو کبھی پسند نہیں کرتا اور ان تمام بدیوں سے بچنے کی ایک ہی راہ ہے کہ اللہ پر ایمان ہو۔ پس جو شخص (میں اللہ پر ایمان لایا) کا مصداق ہو وہ تمام نیکیوں کا گرویدہ اور بھلائیوں کا پسند کرنے والا ہوگا۔ اگر اس طرح پر سمجھ نہیں آتا تو ایک اور راہ ہے جس پر چل کر انسان بدیوں سے بچ سکتا ہے ۔ یوم آخر پر ایمان ہو۔ اگر انسان جزاء اعمال کو مانتا ہو اور اسے ایمان ہو تو وہ بدیوں سے بچ جاتا ہے۔ ایک شریف طبع انسان کو کبھی دیں کہ دو روپے دیتے ہیں دو جوتے لگا لینے دو وہ کبھی پسند نہیں کرے گا۔ پھر یوم آخر میں کب کوئی گوارا کر سکتا ہے۔ پس اس پر ایمان لاکر بدی نہیں کر سکتا۔ میں جانتا ہوں کہ ایک نوکر اپنے فرض منصبی میں سستی کر کے تنخواہ پا سکتا ہے۔ ایک اہل حرفہ دھوکہ دے کر قیمت وصول کر سکتا ہے۔ ایک شخص دوست کو دھوکہ دے کر آؤ بھگت کرا سکتا ہے۔ یہ ممکن ہے لیکن اگر آخرت پر ایمان ہو کہ اللہ تعالےٰ کے حضور جا کر ان اعمال کی جوابدہی کرنا ہے تو ایسا عاقبت اندیش بدی کا ارتکاب نہیں کر سکتا۔"

خطبات نور جلد دوم ص ۱۵۵-۱۵۶

مکرم سید جواد علی صاحب سابق مربی امریکہ کو مورخہ ۱۶ اپریل کو دل کا دورہ پڑا اُسی روز انہیں فضل عمر ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

○ مکرم مقصود احمد صاحب طاہر (ابو عثمان طاہر) دارالبرکات ربوہ کا اکلوتا بیٹا عثمان احمد بعارضہ قلب بیمار ہے۔ ڈاکٹرز نے ۳۰ مئی کو اپریشن تجویز کیا ہے۔ رمضان المبارک کے ان خصوصی ایام میں تمام احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیز عثمان احمد کو شفائے کامل عطا فرمائے اور درازیٔ عمر سے نوازے۔

○ اسیر راہ مولیٰ مکرم محمد الیاس صاحب منیر سب احباب کو سلام کہتے ہیں اور دعا کی درخواست کرتے ہیں قارئین سب اسیرانِ راہ مولیٰ کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی جلد باعزت رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔

خصوصی دُعا کی درخواست

○ رمضان المبارک کے بابرکت ایام کو قبولیت دُعا کے ساتھ ایک نہائت گہرا اور خصوصی تعلق حاصل ہے۔

تمام احباب جماعت سے درخواست ہے کہ جہاں ان ایام میں وہ اپنے لئے اور اپنے اعزاء واقرباء کے لئے خصوصی دُعائیں کرتے ہیں۔ وہاں وہ اپنے ان بھائیوں کو بھی اپنی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں جو مختلف ممالک میں بطور مربیان و معلمین خدمات سرانجام دے رہے ہیں احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ روح القدس سے ان کی مدد فرمائے اور ان کی مساعی میں غیر معمولی برکت ڈالے تا جلد از جلد دین حق کو عالمگیر غلبہ حاصل ہو

(وکیل التبشیر)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات اور حضرت امام جماعت (الرابع) کے خطبات گھر میں سب افراد مل کر پڑھیں تو یقیناً زیادہ فائدہ اٹھایا جا سکے گا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بچوں سے کہیں کہ وہ پڑھ کر سُنائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۹؍ شہادت ۱۳۶۹ہش ۱۹؍ اپریل ۱۹۹۰ء

جذبۂ ایثار

ہم میں سے ہر شخص اپنی ایک انفرادی حیثیت بھی رکھتا ہے۔ اور ہم سب افراد مل کر ایک قومی حیثیت بھی رکھتے ہیں۔ کچھ انفرادی ضرورتیں ہیں اور کچھ قومی ضرورتیں۔ اور دونو اپنی اپنی جگہ اہم ہیں۔ جب تک ان میں توازن نہ پیدا کیا جائے دونو کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ اس توازن کا بہترین حل یہ ہے کہ فرد قوم کا خیال رکھے اور قوم فرد کا۔ فرد کو اگر قوم کے لئے سب کچھ قربان کرنا پڑے۔ حتیٰ کہ جان بھی۔ تو وہ دریغ نہ کرے اور اگر فرد کو ضرورت پڑے تو قوم ہر ممکن مدد دے کہ اس کی زندگی کو برقرار رکھے اور اسے آگے بڑھنے کا حوصلہ دے۔

یہی وہ بات ہے جو ہم سے ایثار کا مطالبہ کرتی ہے۔ افراد کو اپنی اپنی ضرورتیں لاحق ہوتی ہیں۔ اور ضرورتوں کے بڑھنے کو اگر روکا نہ جائے تو ان کی کوئی حد مقرّر کرنا تقریباً ناممکن ہو جاتا ہے۔ انسان چاہے تو ان ضرورتوں کو کم بھی کر سکتا ہے۔ اور ضرورتوں کو کم کر کے ایثار کے زیادہ مواقع حاصل کر سکتا ہے۔ اپنی ضرورت کو دوسروں پر قربان کر دے۔ اپنی ضرورت کی نسبت دوسروں کی ضرورت کا زیادہ خیال رکھے۔ یہی ایثار ہے۔ اور یہی وہ صورت ہے جس میں انسان انسان سے مل کر کام کر سکتا ہے اور معاشرہ کو بہتر بنا سکتا ہے۔ حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے) فرماتے ہیں

"ایثار کے معنی ہیں دوسروں کو اپنے اوپر مقدّم کرنا۔ جب کسی قوم کے افراد دوسروں کو اپنے اوپر مقدّم کرنے لگ جاتے ہیں تو وہ قوم کے لئے مفید بن جاتے ہیں۔ اور جب کوئی فرد صرف اپنے حق کے حصول میں لگا رہے اور دوسرے کے لئے اپنے حق کو چھوڑنے کے لئے تیار نہ ہو تو وہ قوم کے لئے مفید وجود نہیں بن سکتا"۔

ہم ایک منظم جماعت ہیں۔ ساری دنیا میں دعوت الی اللہ ہمارا فرضِ اوّلین ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم سب قوم کے لئے مفید وجود بنیں تاکہ بحیثیت قوم ہم آگے بڑھیں اور ساری دنیا کو نیکی کی راہ پر گامزن کر سکیں۔ ایسا کرنے کے لئے ہمیں ایثار سے کام لینا لازمی امر ہے۔ حضور کے ارشاد کے مطابق اسی طرح ہم قوم کے لئے ایک مفید وجود بن سکتے ہیں۔ ایثار پر عمل کر کے۔

آگ لگی ہے خوں بہا ہے
یہ پستول ہے اور وہ چھرا ہے
کس کے منہ کو دیکھ کے سمجھیں
کس کے دل میں بغض بھرا ہے

ابوالاقبال

گمبھیر اندھیرے ہیں تو کیا چلتا چلا جا
تُو اپنا دِیا بن کے یونہی جلتا چلا جا

سینے میں ہر اِک تیر کو پیوست کرا لے
اور مونگ کسی سینے پہ یوں دلتا چلا جا

وہ شاخ تراشی پہ جو خوش ہیں تو ہُوا کیا
تُو کٹنے کٹانے میں یُونہی پھلتا چلا جا

کردار کی معراج پہ جو تجھ کو نظر آئے
اُس سانچۂ اخلاق میں تُو ڈھلتا چلا جا

کر قافلۂ راہِ محبّت کو ضیاء پاش
جل ان کی ہر اک راہ میں اور جلتا چلا جا

تُو دیکھ رہا ہے کہ میں ہوں کتنا سُبک گام
جا اور کفِ افسوس کو تُو ملتا چلا جا

نیکی کی ہر اِک راہ کا کر عزمِ مصمّم
ٹل جانا ہے جس راہ سے تُو ٹلتا چلا جا

تُو اپنی گلی سے بھی نظر اپنی بچا لے
اس شہر میں چلنا ہے تو بس چلتا چلا جا

تشہیر نہ کر اپنی نسیم اپنے عدو تک
آغوشِ خداوند میں پل ، پلتا چلا جا

نسیم سیفی

پھولوں کی کہوں یا تجھے زخموں کی سناؤں
جو شوق سے سُن سکتے ہو وہ بات بتاؤں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون سین

منشیات
(انٹرپول کی رپورٹ)

وزارت داخلہ کے نارکوٹکس کنٹرول بورڈ کے مشیر نے بتایا ہے کہ انٹرپول کی ایک حالیہ رپورٹ کے مطابق دنیا کے مختلف ممالک میں منشیات کو کنٹرول کرنے کے لئے ۱۹۸۹ء میں مزید قانون بنانے کے باوجود اس بات کی شہادت ملتی ہے کہ منشیات پہلے سے بھی زیادہ تیار کی گئیں اور دنیا بھر میں فروخت کی گئیں اور نشے کی عادت پہلے سے بڑھ گئی ہے شہروں کی گلیوں میں تشدد پہلے سے زیادہ ہے اور منشیات کی وجہ سے جانیں بھی زیادہ ضائع ہوئی ہیں اور یہ بری عادت کھل کر سامنے آرہی ہے۔ جنوب مشرقی ایشیا اور جنوب مغربی ایشیا میں شامل ممالک اور انٹرپول نے سخت تنقیدانہ نظر ڈالی ہے۔ لیکن باوجود اس کے کہ دنیا بھر میں منشیات کا دھندہ پہلے سے زیادہ ہے پاکستان اور ایک اور ملک (تھائی لینڈ) نے اس سلسلے میں خاصا قابل تحسین کام کیا ہے اس رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ حکومت پاکستان نے فیصلہ کن اقدام سے صوبہ سرحد میں پوست کی کاشت کو کم کیا ہے اگرچہ ۱۰ سالہ غلطیوں کا ازالہ تھوڑے سے عرصے میں تو نہیں ہو سکتا لیکن پھر بھی گذشتہ سال جو کچھ پاکستان نے کیا ہے اس کی دنیا بھر میں تعریف ہو رہی ہے۔ مشیر کا کہنا ہے کہ انٹرپول کی طرف سے کی گئی اس تعریف کی وجہ مندرجہ ذیل اقدامات اور عوامل ہیں۔

۱۔ پوست کاشت کرنے کا رقبہ ۱۹۸۸ء میں ۱۱۵۹۰ ہیکٹر تھا۔ یہ کم ہو کر ۵۸۵۰ رہ گیا۔ اسی طرح ۲۰۵ میٹرک ٹن پوست کی بجائے صرف ۱۳۰ میٹرک ٹن پوست کاشت ہوئی۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ رقبے کے لحاظ سے ۴۹،۵ فی صد اور پیداوار کے لحاظ سے ۳۶،۵ فیصد کمی ہوئی۔

۲۔ ۱۹۸۸ء میں ۴۷،۸۵۹،۰۶ کلوگرام ہیروئن پکڑی گئی جبکہ ۱۹۸۹ء میں ۸۲،۱۴۸۵ کلوگرام ہیروئن پکڑی گئی یعنی ۴۰ فی صد زیادہ۔

۳۔ ۱۹۸۰ء کے دہاکے میں ڈرگ مافیا نے حکومتی اداروں میں اپنے آپ کو مضبوطی سے قائم کر لیا تھا۔ اور وہ حکام بالا کی ملی بھگت سے اپنا کام کرتے تھے۔ چنانچہ اس طرح انہوں نے خاصی بڑی بڑی جائیدادیں بنائیں۔ گذشتہ ۱۲ ماہ میں قانون نے ان پر گرفت شروع کی ہے اور ان کے ۱۳ سنڈیکیٹوں پر حملہ کیا ہے ایک شخص کو مقدمے کے لئے امریکہ بھیج دیا گیا ہے اور مزید دو افراد کو بھیجنے کے انتظامات ہو رہے ہیں۔

۴۔ ایسے علاقے جہاں پہنچنا مشکل ہے اور جہاں ہیروئن کی لیبارٹیریز کام کر رہی ہیں ان کو اپنا ہدف بنا کر ان کے خلاف کارروائی کی جا رہی ہے یہ علاقے زیادہ تر بلوچستان کی سرحدوں پر واقع ہیں۔ اور ان کے خلاف کارروائی فرنٹیئر کور نے کی ہے۔ درہ آدم خیل اور گردی جنگل میں خاصی کامیابی ہوئی ہے۔

۵۔ پاکستان میں ہیروئن استعمال کرنے والوں کی ایک بہت بڑی تعداد موجود ہے۔ جس کی وجہ سے اندرونی یعنی ملکی مارکیٹ بھی متاثر ہوتی ہے۔ اس وقت سالانہ ۵۰ میٹرک ٹن ہیروئن استعمال کی جا رہی ہے بیرونی ممالک کی مدد سے اور خاص طور پر امریکہ کی مدد سے ایک ایسا ادارہ قائم کیا گیا ہے جو منشیات سے بچاؤ کی تدابیر استعمال کرتا ہے۔ اس کے اغراض و مقاصد میں یہ بات بھی شامل ہے۔ کہ ہیروئن کی خرید و فروخت میں کمی کی جائے

۶۔ پاکستان اپنی کامیابیوں پر خوش ہو کے خاموشی سے بیٹھ نہیں گیا۔ منشیات کے خطرے کے خلاف پہلے سے زیادہ جذبے اور جوش کے ساتھ موجودہ حکومت نے جنگ جاری رکھی ہوئی ہے۔ نارکوٹکس کنٹرول ڈویژن کا کہنا ہے کہ ہم نے اس چیلنج کو قبول کر لیا ہے۔

برطانیہ ◄ سائنس کی تعلیم

رچرڈ پیرسن سسکس یونیورسٹی میں انسٹی ٹیوٹ آف مین پاور سٹڈیز کے ڈپٹی ڈائرکٹر ہیں۔ حال ہی میں آپ نے کونسل آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی انسٹی ٹیوٹس کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی ایک کانفرنس میں برطانیہ میں سائنس کی تعلیم سائنس کے طلباء اور سائنس کے اساتذہ کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ مسٹر پیرسن نے کہا کہ دیگر صنعتی ممالک کی طرح برطانیہ کو بھی ۱۹۹۰ سے ۲۰۰۰ سال تک بلکہ اس کے بعد تک بھی سائنس آف ٹیکنالوجی کے ماہرین کی کمی کا سامنا رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ اس کمی کو دور کرنے کے لئے خواتین کو انجینئر اور سائنس دان بننے کی تلقین کی جائے۔ اور نوجوان طالب علموں سے کہا جائے کہ وہ اپنی تعلیم کو ڈگری کی سطح تک مکمل کریں۔ اس کمی کی ایک بڑی وجہ آبادی بھی ہے اور آبادی کے ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کے رجحانات موجودہ دہاکے میں سائنس اور ٹیکنالوجی کے ماہرین کی بہت ضرورت رہے گی اور ایسا بھی ہوگا کہ یہ لوگ زیادہ تنخواہ کے حصول کے لئے دوسرے ممالک یا دوسرے پیشوں میں چلے جائیں۔ مسٹر پیرسن نے کہا کہ آئندہ پانچ سال میں سکول چھوڑنے والے ایک چوتھائی تک پہنچ جائیں گے۔

دوسرے صنعتی ممالک میں مثلاً مغربی جرمنی اور ہالینڈ میں حالات اس سے بھی زیادہ خراب ہیں۔ اب برطانیہ میں پہلے کی نسبت کم نوجوان اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی طرف توجہ دیں گے اب انہیں اپنے تعلیمی اخراجات کے لئے خود قرض لینے پڑیں گے اور صنعت کاری بھی ایک اچھا خاصا مسئلہ پیش کرے گی کیونکہ ۱۸ سال تک کے نوجوان تعلیم چھوڑ کر زیادہ تنخواہ والی نوکریاں حاصل کرنے کے لئے صنعت میں چلے جائیں گے۔ مسٹر پیرسن نے کہا کہ اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ اپنے پاؤں کے ساتھ ووٹ ڈالیں گے۔

موجودہ حالت کو انہوں نے سائنس کے بہتر اساتذہ نہ ملنے کا نتیجہ بیان کیا ہے۔ اس وقت اچھے سائنس کے استاد نہیں مل رہے اور تعلیم کا معیار گرتا چلا جا رہا ہے۔ طلباء کی نصف تعداد ۱۵ سال کی عمر میں تعلیم کو خیرباد کہتی ہے اور اس طرح ایسی خراب حالت کے ممالک میں سارے یورپ میں برطانیہ کا نواں نمبر بنتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس بات میں بھی کامیاب نہیں ہیں کہ طلباء کو سائنس اور ٹیکنالوجی کی تعلیم حاصل کرنے کی تلقین کر سکیں۔ کیونکہ صنعت میں "اے" لیول تک تعلیم حاصل کرنے والے اچھی خاصی ملازمت حاصل کر لیتے ہیں اس لئے مزید تعلیم کو جاری رکھنا ان کے لئے کسی خاص دلچسپی کا باعث نہیں ہوتا۔ مسٹر پیرسن نے کہا کہ تدریسی معیار ہی ہمیں بنا سکتا ہے اور یہی ہمیں بگاڑ بھی سکتا ہے۔ اگر ہم صحیح قسم کے اساتذہ حاصل نہ کئے اور والدین نے بچوں کو سائنس اور ٹیکنالوجی کی تعلیم حاصل کرنے کی طرف توجہ نہ دلائی تو ہمارا مستقبل کسی طرح بھی روشن نہیں کہلا سکے گا۔ انہوں نے کہا کہ ان حالات میں خواتین کو ان پیشوں میں زیادہ آنے کی دعوت دینی چاہیے۔ ایکسٹر یونیورسٹی (EXTER) کے وائس چانسلر ڈیوڈ پیرسن، جو یونیورسٹی کونسل آف ایڈمشن، کے چیئرمین ہیں نے کانفرنس کو بتایا کہ اس سال سائنس اور حساب کے جن گریجوایٹس نے تدریسی ملازمت کے لئے درخواستیں دیں وہ گزشتہ سال کی نسبت بالترتیب گیارہ اور دس فی صد کم تھے۔ وزیر مملکت برائے تعلیم انجیلا رمبولڈ (RUMBOLD) نے اس بات سے اتفاق کیا کہ مسئلہ خاصا مشکل ہو گیا ہے۔ آپ نے حکومت کی توجہ اس بات کی طرف دلائی کہ زیادہ لڑکیوں کو سائنس کی طرف لانے کی کوشش کی جائے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ موجودہ سلیبس طلباء کو پرائمری اور ثانوی تعلیم کے دوران سائنس پڑھنے کا موقعہ دیتا ہے۔

اس رپورٹ کو دیکھتے ہوئے ہمیں خیال پیدا ہوا کہ کسی چیز کی کمی یا زیادتی ماحولیاتی حالات پر منحصر ہوتی ہے۔ تیسری دنیا کے لوگ سائنس کے اساتذہ کی کمی کو بری طرح محسوس کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ شائد یورپ اس سلسلے میں جنت کی سی زندگی گذار

باقی ص۸ کالم ۲ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالباسط شاہد

"سید سلیمان ندوی کے خطوط عبدالماجد دریا آبادی کے نام"

نفیس اکیڈمی کراچی کے زیرِ اہتمام شائع ہونے والی مذکورہ عنوان کتاب۔ جیسا کہ نام سے ظاہر ہے۔ مولینا ندوی کے خطوط پر مشتمل ہے۔ سید سلیمان ندوی نے ویسے تو بہت سی تحقیقی و سنجیدہ کتب تحریر کر کے ایک نمایاں مقام حاصل کیا ہے مگر ان کا سب سے بڑا کارنامہ جو انہیں شہرتِ دوام بخشنے والا ہے۔ اپنے استاد علامہ شبلی کی نامکمل کتاب سیرۃ النبیؐ کی تکمیل ہے۔ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ پر بے شمار کتب لکھی گئی ہیں ان میں اس کتاب کو کئی لحاظ سے نمایاں مقام حاصل ہے۔ مولانا عبدالماجد دریا آبادی بھی اردو کے مشہور مصنف۔ سچ۔ صدق۔ صدقِ جدید اور کئی دوسرے رسالوں کے مدیر اور صاحب طرز ادیب تھے۔ عبارت کی سلاست و سادگی اور صاف بات کہنا ان کی پہچان تھی۔ دنیوی علوم سے بخوبی بہرہ ور ہونے اور عمر کے ابتدائی دور میں آزاد خیالی کی وجہ سے متداول خیالات و عقائد سے بہت دور چلے گئے تھے۔ بعد میں اپنی تحقیق و جستجو سے مذہب کی طرف مائل ہوئے اور انگریزی و اردو ہر دو زبانوں میں بلند پایہ تفسیر قرآن لکھ کر مسلم علماء و مصنفین میں نمایاں مقام حاصل کیا۔

مولانا ندوی نے پیرس سے جہاں وہ مولینا محمد علی جوہر کے ہمراہ تحریکِ خلافت کے سلسلہ میں گئے ہوئے تھے اپنے خط میں لکھا۔

"آپ نے اخبارات میں پڑھا ہو گا کہ ۱۶ مئی ۲۰ء کو پوپ نے جون آف آرک کی موت کے پانچ سو برس بعد اس کو (ساحرہ کی بجائے) ولیہ تسلیم کر لیا ہے۔

۱۶ مئی کی صبح کو جب میں بیدار ہوا تو کیا دیکھتا ہوں۔ ع

بدلتا ہے رنگ آسماں کیسے کیسے۔

کہ دکانوں پر آرائشی جھنڈیاں نصب ہیں سامنے کے کیتھولک گرجا میں مذہبی مقدس پرچم لہرا رہے ہیں۔ جون آف آرک کا برنجی سٹیچو پھولوں سے لدا ہوا ہے اور زیارت کرنے والوں کا اس کے آگے ہجوم ہے۔ دریافت سے معلوم ہوا کہ آج کی صبح سے اس کا شمار پوپ نے اولیاء اللہ میں کیا ہے۔ اس ایک واقعہ سے یہ نتیجہ آسانی سے نکل سکتا ہے۔ کہ یورپ باایں ہمہ حریت و روشن خیالی بلکہ الحاد و بے دینی مذہب کی زنجیروں میں... کس طرح جکڑا ہوا ہے۔ لیکن آپ فلسفی ہیں اس لئے اس واقعہ کو ایک اور نظر سے دیکھئے تو معلوم ہو گا کہ یورپ کا مذہب کس طرح سیاست سے دست و گریباں ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ جون آف آرک فرانس کی وہ ہیرو اور شجاع خاتون ہے جو فرانس کو انگریزوں کے ہاتھوں سے نجات دلانے کے لئے نکلی تھی مذہباً کیتھولک تھی۔ اس نے انگریزوں کو بارہا شکست دی اور آخر انگریزوں کے ہاتھوں گرفتار ہو کر اس پر ساحرہ ہونے کا الزام قائم ہوا۔ اور وہ بیدردی سے آگ میں جلا دی گئی۔ آپ سمجھتے ہیں کہ انگریزوں کے اس فعل شنیع کا فرانس کے قوم پرستوں پر کیا اثر پڑا ہو گا۔ صدیوں سے انگلینڈ پروٹسٹنٹ ہے اور فرانس و اٹلی کیتھولک ہیں موجودہ جنگ میں خونی منظر پر صلح کا پردہ پڑ گیا تو دیکھا ایک نظر آیا کہ قربانیاں تو سب سے زیادہ فرانس نے کیں۔ لیکن فتح کے ثمرات زیادہ تر انگلینڈ حاصل کر رہا ہے...

مقبوضات ٹرکی کو اپنے دائرہ اختیارات میں لانے کے لئے اس لئے چرچ آف انگلینڈ بے قرار ہے کہ قدیم عیسائی فرقے جو اب تک پوپ کے زیر فرمان اور عثمانی ہلال کے سایہ میں پروٹسٹنٹ حملوں سے محفوظ تھے۔ وہ اب بے خطر چرچ آف انگلینڈ کی حکومت میں داخل ہو جائیں گے...۔ اس اثناء میں فرانس کی اس ہیرو کو جس نے انگریزوں کے ہاتھ سے جام شہادت پیا۔ ولایت کا درجہ دینا آپ سمجھے کیا معنی رکھتا ہے؟ گویا فرانس کی رگِ احساس پر ایک نشتر رکھا گیا ہے جو ہر سال تازہ ہوتا رہے گا۔" صفحہ ۱۵۴-۱۵۵

اس طویل اقتباس سے جہاں مولینا ندوی کا سیاسی تجزیہ درست ثابت ہوتا ہے۔ وہاں یہ بھی بخوبی واضح ہوتا ہے کہ کسی مذہب کے علماء ظاہر کے فتاویٰ کی حقیقت کیا ہے ایک وقت میں عیسائی علماء کے فتویٰ کے مطابق واجب القتل اور گردن زدنی قرار پانے والی اور جادوگر ہونے کے الزام میں زندہ جلا دیئے جانے والی ہستی دنیائے عیسائیت کے مسلمہ لیڈر اور رہنما کے فتویٰ کے مطابق ولیہ قرار دے دی گئی۔

علامہ نیاز فتح پوری کے ناقدانہ مضامین اور مخصوص عقائد و خیالات کے متعلق اسد ملتانی کا خط مولینا ندوی نے اپنے اس تصدیقی نوٹ کے ساتھ مولینا دریا آبادی کو بھجوایا۔

"یہ آدمی سنجیدہ خیال اور صحیح الرائے معلوم ہوتے ہیں۔ فتنہ نگار کی نسبت بالکل میری رائے ان سے متفق ہے۔"

خط زیر بحث درج ذیل ہے۔

حلقہ نگار کی فتنہ انگیزی کے مقابلہ میں بہترین پالیسی عدم اعتناء ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ اسلام کے دریائے زخار میں ملحدانہ خیالات کے سینکڑوں فرقوں نے حبابوں کی طرح سر نکالا اور آخر خود بخود ٹوٹ پھوٹ کر اسی میں گم ہو گئے۔ البتہ جن فرقوں کا مقابلہ کیا گیا وہ حلقہ گرداب کی طرح اب تک اپنی محدود ہستی برقرار رکھے ہوئے ہیں۔ مثلاً سکھوں کی صوفیانہ جماعت میں اسلامی عنصر بہت زیادہ تھا اور ممکن تھا کہ ایک عرصہ کے بعد یہ جماعت اسلام میں جذب ہو جاتی مگر فرخ سیر وغیرہ کے سیاسی مقابلے نے اس جماعت کو ایک دشمنِ اسلام جنگجو قوم بنا دیا اسی طرح آریہ سماج کی تحریک فی الحقیقت ہندوؤں کو اسلام کے زیادہ قریب لانے والی تھی چنانچہ اس کی ابتدائی نشوونما بھی مسلمانوں کی سرپرستی میں ہوئی اگر اسکی طرف زیادہ توجہ نہ کی جاتی تو یہ فرقہ یا تو ہندوؤں کی اکثر سماجوں کی طرح گوشہ گمنامی میں ہوتا یا شاید اسلام میں مل جاتا۔

تعارف

فوڈ سیکیورٹی

چھ مقالوں کا مجموعہ

دسمبر ۱۹۸۸ء میں "فوڈ سیکیورٹی اِن دی مسلم ورلڈ" کے موضوع پر اسلام آباد میں پہلا سیمینار منعقد کیا گیا تھا۔ یہ سیمینار جن تنظیموں کے زیرِ اہتمام منعقد ہوا۔ ان کے نام ہیں۔ "پاکستان سائنس فاؤنڈیشن"، "پاکستان اکیڈمی آف سائنسز" اور "اسلامک اکیڈمی آف سائنسز"۔ اس موقع پر جو مقالے پڑھے گئے تھے۔ ان میں سے ۶ مقالوں کو یکجا کر کے یہ کتاب ترتیب دی گئی ہے "فوڈ اینڈ نیوٹریشن پرابلم آف دی مسلم امۃ" اور جن پانچ پاکستانیوں کے یہ مقالے تھے ان کے نام ہیں۔ ایچ۔ ایم۔ علی، ایم۔ ایچ قاضی، ایم ایچ۔ قریشی، ایم۔ اے۔ رحمان اور الیف۔ ایچ۔ شاہ۔ یہ سب کے سب اپنے اپنے مضامین میں بہت اچھے ماہر مانے جاتے ہیں اور انہوں نے سیمینار کے موضوع پر وسیع مطالعہ کے بعد لٹریچر بھی پیش کیا تھا۔ زیادہ تر توجہ اس بات کی طرف تھی کہ خوراک کے سلسلے میں جو ضروریات مستقبل میں پیش آنے والی ہیں ان کے حل پیش کئے جائیں۔ ۱۹۸۳ء میں "انٹرنیشنل کانفرنس آن سائنس ان اسلامک پالیسی" میں ماضی حال اور مستقبل میں اسی بات کی طرف توجہ دلائی کہ اسلامی دنیا میں جو سائنسی ضروریات پیش آ رہی ہیں ان کا تجزیہ بھی کیا جائے اور حل بھی سوچا جائے۔ اسی کانفرنس کے نتیجے میں "اسلامک اکیڈمی آف سائنس" بھی قائم ہوئی تھی اس کے سربراہ پاکستانی سائنس دان اور ماہر تعلیم ڈاکٹر ممتاز اے قاضی مقرر ہوئے تھے۔ یہ بات ظاہر و باہر ہے کہ اس سلسلے میں سب سے زیادہ اہمیت دیئے جانے والا موضوع خوراک ہی تھا۔ نہ صرف یہ کہ کیا اور کس طرح کھایا جائے اور غذائیت کس طرح حاصل کی جائے۔ بلکہ یہ بھی کہ خوراک کی مزید پیداوار کے لئے کیا کچھ کیا جائے۔

یہ تصنیف او۔ آئی۔ سی آرگنائزیشن آف اسلامک کانفرنس کے سماجی ممبروں کی توجہ اسی موضوع کی طرف مبذول کرواتی ہے۔ ان ۴۵ ممالک میں ۷۰۰ ملین لوگ رہتے ہیں اور یہ ۲۶ ارب ڈالر کی خوراک ہر سال درآمد کرتے ہیں۔ کتاب میں اعداد و شمار اور گراف سے یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ کون سا اسلامی ملک کتنی خوراک پیدا کرتا ہے اور کتنی درآمد کرتا ہے۔ خوراک میں غذائیت کتنی کم ہے۔ کیا بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں۔ زیادہ تر اسلامی ممالک ٹراپیکل خطے میں واقع ہیں۔ جہاں سردی بہت کم ہے اور کاربوہائیڈریٹ کی کافی تعداد ہے۔ اور اکثر افریقی ایشیائی مسلم ممالک خوراک میں بہتر غذائیت سے محروم ہیں۔ کتاب میں بعض اچھی تجاویز پیش کی گئی ہیں۔ کتاب مرتب کرنے والے ایس۔ ایم علی کہتے ہیں کہ اسلامی ممالک کو خوراک کی پیداوار بڑھانے کی ضرورت ہے۔ خاص طور پر سبزیاں پھل اور گوشت۔ ڈاکٹر حنیف کہتے ہیں کہ مسلم ممالک کے لئے خوراک کی فراہمی بہت بڑی تجارت کا باعث ہے

باقی صفحہ ۸ کالم ۱ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مبشر احمد ظفر۔ زائرے)

ایک خط — ایک تجزیہ

صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لئے ___ (ادارہ)

آپ کے مؤقر جریدہ کے پرچہ مطبوعہ ۲۷ فروری ۱۹۹۰ء میں مکرم پروفیسر محمد ارشد چوہدری صاحب کا مضمون بعنوان "تعلیم انسان" نے دوران مطالعہ اک عجب سا جھٹکا لگایا۔ جس کے باعث خاکسار چند جملہ جات آپ کے اخبار کے حضور پیش کرنے کی جسارت کر رہا ہے۔ مضمون نگار صاحب نے یہ بہت ہی اچھی بات کہی ہے کہ حصولِ علم میں زبان کو ایک منفرد اور کلیدی حیثیت حاصل ہے۔ مگر بعدازیں موصوف نے بعض ایسے خیالات کا اظہار کیا ہے جو ذرا اجنبی سے لگے۔

مثال کے طور پر "ہر زبان میں یہ صلاحیت نہیں ہوتی کہ وہ ذریعہ تعلیم بن سکے۔" میں یہاں اتفاق نہ کرنے کی اجازت چاہوں گا۔ ذریعہ تعلیم بننے کے کیا یہ معنی نہیں ہے کہ کسی نظریہ و خیال کے مالہ وما علیہ کو بطریقِ احسن سامعین و قارئین تک پہنچایا جا سکے۔ اور یہی کام جب ابھی ابھی ہمارے پروفیسر صاحب نے نہایت پیارے انداز میں کیا ہے اور اپنا خیال اردو زبان ہی کے پیرایہ میں ہم تک پہنچایا ہے تو پھر زبان اردو کو ذریعہ تعلیم بننے سے قاصر سمجھنے کے کیا معنی ہوئے۔

موصوف پروفیسر صاحب آگے چل کر لکھتے ہیں:۔

"بے چاری اردو کیلئے نوابوں کے ٹکڑوں پر پلنے کے سوا کوئی چارہ کار نہ تھا۔ . . . اور اردو زبان جملہ علوم میں سے صرف خوشامد اور مبالغے ہی جذب کر سکی۔"

بندہ کی حقیر رائے میں اگر مذکورہ بالا جملے محض تفننِ طبع کے لئے کہے گئے ہیں تو امر دیگر ہے لیکن اگر زبان اردو کو صرف خوشامد اور مبالغہ آمیزی تک محصور سمجھا گیا ہے تو اردو زبان کی شان میں یہ الفاظ کسی طور زیب نہیں دیتے اور خود بقول پروفیسر صاحب کے خوشامد اور مبالغہ آرائی بھی علوم کی ایک شاخ ہے اور صرف انہی دو صنف میں اردو کا تخصص حاصل کرنا بھی کوئی معمولی بات نہیں ہے۔

پھر پروفیسر صاحب یوں رقمطراز ہیں۔

"موجودہ نصابی کتب کی زبان نہ تو انگریزی ہی ہے اور نہ ہی اردو بلکہ وہ کوئی اَور ہی زبان ہے جیسے شاید اردگیزی"۔

میرے عظیم مضمون نگار صاحب! ہر شئے اپنے ماحول سے ضرور متاثر ہوتی ہے۔ اگر اردو میں انگریزی در آئی ہے تو اس میں مضائقہ کیا ہے؛ خصوصاً جبکہ قاری مفہوم کو صحیح طور پر سمجھ رہا ہے۔ کیا خود انگریزی زبان بھی لاطینی اور فرنچ زبان کے الفاظ کا معجون نہیں ہے۔ علاوہ ازیں اردو زبان کو خالص حالت میں دیکھنے کی امید بر نہیں آسکتی۔ کیونکہ ہماری اردو زبان تو پہلے ہی عربی۔ فارسی۔ ہندی اور دیگر مقامی زبانوں کے تعاون سے ہی وجود پذیر ہے۔ اگر اردو کو ہر زبان سے نجات دلانے کی کوشش کریں تو بالآخر اردو زبان سے کلیتہً ہاتھ دھونے پڑیں گے۔

موصوف پروفیسر مزید تحریر فرماتے ہیں۔

"میرے تجزیہ کی دلیل یہ ہے نصابی کتب دیکھ لیں . . . ۔ ابھی تک ہم نے بالعموم ثانوی تعلیم کی سطح سے بالاتر علوم کو اردو میں ڈھالنے کی کوشش بھی نہیں کی"۔

اگر ابھی تک دیگر علوم کو اردو زبان کا جامہ نہیں پہنایا گیا۔ اس میں بیچاری اردو زبان کا کیا قصور ہے؟ یہ ذمہ داری اہلِ زبان کی ہے نہ کہ زبان کی۔ مزید برآں موصوف صاحب کی دلیل سے یہ بات تو کسی طور ثابت نہیں ہوتی کہ اردو زبان میں دیگر زبانوں کی ترجمانی کرنے کی صلاحیت نہیں ہے۔

مزید برین صاحبِ مضمون ذرا انفکن کا عندیہ یوں دیتے ہیں۔

"نئے علوم دیگر زبانوں میں پیدا ہو رہے ہیں ہم کب تک ترجمے کرتے رہیں گے"۔

اگر ہمارے ترجمہ نگار ہمت۔ لگن اور سعی پیہم سے دیگر زبانوں کے علوم کو اردو زبان کا لبادہ پہناتے جاویں تو اس طرح اُردو زبان کو وسعت پذیری حاصل ہو گی۔

یا شاید پروفیسر صاحب اردو زبان کی بجائے دیگر زبانوں کی ترویج کو ترجیح دینے کے خواہاں ہیں۔ اس سے بعض علوم کا حصول تو آسان اور جلدی ضرور ہو سکتا ہے لیکن صرف زبان دانی سے ذہنوں میں علوم پیدا نہیں ہونے لگتے۔ اس بات کی تائید عام مشاہدہ کرتا ہے۔ مثلاً بہت سے ممالک اور علاقے ایسے ہیں جہاں انگریزی اور فرنچ زبان بولی اور سمجھی جاتی ہے مگر وہاں کوئی نئے علوم پیدا نہیں ہو رہے۔ مثلاً ہمارے پیارے نبی ﷺ نے اُمّی ہو کر اس قدر علوم کے خزائن دیئے ہیں کہ قیامت تک دنیا استفادہ کرتی رہے گی۔

حقیقتِ حال یہ ہے کہ بعض ملکوں اور خطوں میں علوم پیدا ہو رہے ہیں اور جبکہ دنیا کے بعض حصوں میں علوم پیدا نہیں ہو رہے۔ علوم کا ظہور پذیر ہونا کسی زبان کی صلاحیت اور خوبی پہ منحصر نہیں ہے بلکہ یہ تقدیر الٰہی کے ردوبدل کا ایک چکر ہے۔ زبانیں سیکھنا تو بہت ہی اچھا کام ہے۔ مگر زبانیں تخلیقِ علوم کی ضمانت نہیں ہیں۔ پس تخلیق علوم اور عدم تخلیقِ علوم کے پیچھے کئی اور وجوہات ہیں جن کا تذکرہ باعثِ طوالت یہاں مناسب نہیں۔

یہ کہنا کس طرح درست ہے کہ

"اردو زبان کو وہ کام ہرگز تفویض نہ کیجئے جس کی وہ اہل ہی نہیں"۔

مجھے یقین ہے کہ ہر زبان ہر کام کرنے کی اہل ہے۔ مثلاً آج پاکستانی سائنسدان ایسا نظریہ پیش کرتا ہے جسے عالمی سائنس کے ماہرین واقعی نیا، اچھوتا اور درست نظریہ تسلیم کرتے ہیں۔ تو کیا اس نظریاتی علم کے بیان کرنے میں اس سائنسدان کی اپنی اردو زبان گنگ ہو جائے گی۔ اور اردو زبان اس نئے دریافت کردہ علم کو بیان کرنے کی اہلیت کی حامل نہ ہو گی۔ بلکہ میرا خیال ہے کہ ہر بات اپنی زبان میں زیادہ احسن طریق سے بیان کی جا سکتی ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ ہماری یہ دعا اور کوشش ہونی چاہیئے!!!

اے خدا ہمارے نوجوانوں اور نسلوں کے ذہنوں میں اعلیٰ اور پر حکمت علوم جنم لینے لگیں۔ اے خدایا۔ ایسے علوم عطا کر جن سے لوگوں کے لئے شناختِ باری تعالیٰ آسان ہو جائے۔

اگر ایسا ہو جائے تو اردو کو وہی مقام مل جائے گا جو آج انگریزی اور فرنچ کو حاصل ہے۔

زرعی یونیورسٹی
فیصل آباد

جنوبی ایشیاء میں سب سے بڑی زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں ہے۔ اس زرعی یونیورسٹی کا مختصر تعارف پیش ہے۔

شعبہ جات

یہ یونیورسٹی بنیادی طور پر کل چھ شعبوں یعنی فیکلٹیز میں منقسم ہے جو مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) شعبہ زراعت یعنی فیکلٹی آف ایگریکلچر
(۲) شعبہ سائنس یعنی فیکلٹی آف سائنس
(۳) زرعی اقتصادیات اور دیہی سوشیالوجی یعنی ایگریکلچرل اکنامکس اور رورل سوشیالوجی۔
(۴) زرعی انجینئرنگ اور ٹیکنالوجی
(۵) وٹرنری سائنس
(۶) اینیمل ہسبنڈری

ہر شعبہ کے آگے کئی ذیلی شعبے یعنی ڈیپارٹمنٹس ہیں جو مختلف مضامین ہیں۔ بی۔ ایس۔ سی (آنرز) ایم۔ ایس۔ سی۔ ایم فل، اور ڈاکٹریٹ کی ڈگریاں دیتے ہیں۔ ان ڈگریز کے لیئے مقررہ کورس پاس کرنے کے علاوہ کسی تحقیقی موضوع پر ایک مقالہ بھی پیش کرنا ہوتا ہے۔ مندرجہ ذیل مضامین میں یہ ڈگریاں دی جاتی ہیں۔

(۱) ایگرونومی
(۲) ہارٹیکلچر
(۳) پلانٹ پیتھالوجی
(۴) سوئل سائنس SOIL SCIENCE
(۵) ایگریکلچرل اکنامکس۔
(۶) ایگریکلچرل اینٹمالوجی
(۷) پلانٹ بریڈنگ اور جینیٹکس
(۸) ایگریکلچرل مارکیٹنگ
(۹) فارم مینیجمنٹ
(۱۰) اینیمل بریڈنگ اینڈ جینیٹکس
(۱۱) اینیمل نیوٹریشن
(۱۲) وٹرنری اناٹومی
(۱۳) وٹرنری کلینیکل میڈیسن اور سرجری
(۱۴) وٹرنری پیرا سائٹولوجی
(۱۵) وٹرنری فزیالوجی
(۱۶) باٹنی
(۱۷) کیمسٹری
(۱۸) زوالوجی
(۱۹) کوآپریشن اینڈ کریڈٹ
(۲۰) فوڈ ٹکنالوجی
(۲۱) لائیوسٹاک مینجمنٹ
(۲۲) پولٹری ہسبنڈری
(۲۳) اینیمل ری پروڈکشن
(۲۴) وٹرنری مائیکرو بیالوجی
(۲۵) وٹرنری پیتھالوجی
(۲۶) وٹرنری فارماکولوجی
(۲۷) بائیوکیمسٹری
(۲۸) رینج مینجمنٹ
(۲۹) کراپ فزیالوجی

باقی ص۷ کالم ۱ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

محترم میاں محمد شریف صاحب

روبینہ شمس۔ ٹیکسلا

خاکسارہ کافی دیر سے اپنے والد محترم میاں محمد شریف صاحب کا ذکر خیر بغرض دعا الفضل میں دینا چاہتی تھی لیکن ان کی جدائی کا غم اس قدر تھا کہ کچھ لکھنے کی ہمت ہی نہ پڑتی تھی آخر خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے کچھ حوصلہ اور طاقت دی کہ ان کے کچھ حالات زندگی لکھ سکوں۔ کیونکہ بزرگوں کی نیکیوں کو زندہ رکھنے کا یہ بھی ایک طریق ہے کہ انہیں یاد رکھا جائے اور ان کی نیکیوں پر عمل کیا جائے۔

میرے پیارے ابا جان میاں محمد شریف صاحب ٹیلیفون سپروائزر بروز جمعہ ۷ جولائی ۱۹۸۹ء کی صبح آٹھ بجے انتقال فرما گئے۔ دل حزیں ہے آنکھیں اشکبار ہیں مگر ہم خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی ہیں۔

محترم والد صاحب نہایت صابر شاکر اور احمدیت کے فدائی تھے۔ احمدیت اور جماعت احمدیہ سے محبت کے باعث خدمت دین کا ہر کام جو ان کے لئے ممکن تھا کیا۔ اکثر ماہ رمضان کے مقدس ایام میں اعتکاف بیٹھتے۔ جب کبھی بھی رات کے پچھلے پہر میری آنکھ کھلتی تو ابا جان کو جائے نماز پر تہجد پڑھتے پاتی۔ اور ان کی خدا تعالیٰ کے حضور گریہ و زاری اور سسکیوں کی آواز سن کر شرمندہ ہو جاتی۔ پیارے ابا جان ہمیشہ ہمیں نماز پڑھنے کی تلقین کرتے۔ میری شادی سے پہلے کی بات ہے۔ کچھ عرصہ کے لئے ہمیں لالیاں رہنا پڑا۔ باوجودیکہ ہمارا گھر وہاں اڈہ سے کافی دور تھا۔ ابا جان ہر جمعہ مجھے ساتھ لیکر ربوہ نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے آتے۔ اور ماہ رمضان المبارک میں تو ہم باپ بیٹی درس سن کر جب ربوہ سے لالیاں کے لئے روانہ ہوتے تو روزہ راستے میں ہی افطار کرتے۔

جھوٹ سے آپ کو سخت نفرت تھی آپ نے اپنی سروس نہایت دیانتداری سے کی اور سچائی سے کام لیا۔ خواہ کوئی آپ کے خلاف بھی ہو گیا لیکن رتی بھر پرواہ نہ کی۔ ان کی دیانتداری کی ایک مثال ہمارے سامنے یہ ہے کہ اوورسیئری کا امتحان پاس کر کے جب آپ نے سروس شروع کی تو اس زمانے میں پچاس روپے تنخواہ اور گھوڑا۔ نوکر ساتھ ملے۔ اور اس کام میں رشوت دینا اور لینا تو ہر افسر کا معمول تھا۔ لیکن آپ نے اسی وجہ سے اس کام کو سخت ناپسند کیا۔ اور استعفیٰ دے دیا۔ حالانکہ اس وقت آپ کی شادی ہو چکی تھی۔ کوئی اور ذریعۂ معاش بھی نہ تھا۔

پیارے ابا جان نہایت شفیق باپ بھی تھے۔ ہماری ذرا سی تکلیف پر بے چین ہو جاتے۔ خاص طور پر سب سے چھوٹی بیٹی ہونے کی وجہ سے مجھ سے بہت محبت تھی۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے میں آٹھویں جماعت میں پڑھتی تھی تو مجھے چیچک نکل آئی۔ پھر اس کے بعد زبردست ہیضہ ہو گیا۔ گرمیوں کے دن تھے ابا جان کھلی فضا میں سونے کے عادی تھے اور چونکہ میں سیڑھیاں چڑھ کر اوپر نہ جا سکتی تھی۔ اس لئے ابا جان خود گرمی میں میرے پاس کمرے میں سوئے۔ اور امی جان کو اوپر سونے کے لئے کہا۔ تمام رات آپ نے میری ہر ضرورت کا خیال رکھا اور دوائی پلاتے رہے۔

ابا جان نے ہم تینوں بہنوں کی وصیت سترہ سترہ برس کی عمر میں کروا دی تھی۔ انہوں نے ہماری تربیت بھی بیٹوں کی طرح ہی کی۔ حتی الوسع ہماری خواہشات پوری کرتے۔ اپنے نواسے اور نواسیوں سے بہت محبت کرتے تھے۔ اور انہیں قیمتی نصائح سے نوازتے۔ چند سالوں کی بات ہے۔ ابا جان میرے پاس آئے ہوئے تھے۔ ایک دن میرے دونوں بڑے بیٹوں کو پڑھائی کے بارے میں سمجھانے لگے۔ خود درمیان میں پلنگ پر بیٹھ گئے اور اپنے دونوں طرف انہیں بٹھا لیا۔ انہیں نصیحتیں کرتے ہوئے فرمانے لگے کہ تم اپنی امی کے صرف بیٹے ہی نہیں ہو بھائی بھی ہو۔ اس لئے اپنی امی کا خیال رکھا کرو۔

ابا جان کو شروع ہی سے بہت شوق تھا کہ کوئی بیٹا ہوتا تو اسے احمدیت کے لئے وقف کرتے۔ یہ خواہش انہوں نے اس طرح پوری کی کہ اپنی ایک بیٹی کی شادی مربی احمدیت سے کی۔ جو کہ B.Sc بی ایس سی کرنے کے بعد اس وقت جامعہ احمدیہ میں "شاہد" کی ڈگری حاصل کر رہے تھے۔ چنانچہ شادی کے بعد بیٹی کو اپنے پاس رکھا۔ بعد میں آخر دم میں آپ خود بھی باجی کے پاس ہی رہے۔ اپنے عزیزوں کے علاوہ دوسروں سے بھی بہت اچھا سلوک کرتے تھے۔ پاکستان بننے کے بعد ماموں جان کے مالی حالات اتنے اچھے نہ تھے۔ آپ نے ان کی ہر طرح سے مدد کی۔ میرے نانا اور نانی جان کو اپنے پاس ہی رکھا تا ماموں جان پر بوجھ نہ پڑے۔ نانا جان موصی تھے۔ انہیں یہی فکر دامن گیر رہتی کہ وفات کے بعد انہیں ربوہ کون پہنچائے گا۔ ایک بڑی باجی نانا جان سے کہنے لگیں کہ نانا جان آپ فکر مند نہ ہوں میرے ابا جان آپ کو بہشتی مقبرہ میں ہی دفنائیں گے۔ تو نانا جان خوش ہو کر کہنے لگے کہ ہاں مجھے محمد شریف پر پوری امید ہے۔ وہ ہی مجھے ربوہ لیکر جائے گا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انہیں اپنے داماد پر کس قدر حسن ظن تھا۔

ابا جان خود بھی موصی تھے۔ حصہ جائیداد کی وصیت ۱/۵ حصہ ادا کی۔ پھر تینوں بیٹیوں کی شادی کے بعد اپنی پنشن کا ۱/۳ حصہ آخری عمر تک ادا کرتے رہے۔ ہم بہنوں کو مکان دینے کے بعد گوجرہ میں واقع ایک مکان بیچ کر چیک حضور اقدس کی خدمت میں دے دیا۔

پیارے ابا جان کی نیک صفات کا ذکر کرتے کرتے تو کتاب مرتب ہو جائے۔ وہ ایک فرشتہ سیرت انسان تھے۔ خدائے بزرگ و برتر کے فضل و احسان کی بدولت ان کی تینوں بیٹیاں اپنے اپنے گھروں میں خوش اور دینی و دنیاوی نعمتوں سے مالا مال ہیں۔ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ نیک انسان کی اولاد باعزت طور پر زندہ رکھی جاتی ہے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ اپنے حسن و احسان کی صفت دنیا پر ظاہر فرمائے۔

اے میرے پیارے خدا تو میرے ابا جان کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرما۔ اور ان کے درجات کو بلند سے بلند تر کر اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ تاہم بھی اپنے پیچھے نیک اولاد چھوڑ کر تیرے حضور حاضر خدمت ہوں۔

بقیہ: صفحہ ۴ سے آگے

اور یوں لگتا ہے کہ مسلمان امۃ دوسروں کے رحم و کرم پہ زندگی گزار رہی ہے اور اس کا نتیجہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان پہ خوراک کی راہ سے حملہ کیا جائے۔

ڈاکٹر ایم عطاالرحیم آبی خوراک کی طرف توجہ دلاتے ہیں اور ان کا خیال ہے کہ چونکہ مسلمان ممالک میں زمین عام طور پر زیادہ زرخیز نہیں ہے اس لئے پانی میں پیدا ہونے والی خوراک کی طرف زیادہ توجہ دی جانی چاہیے۔ کتاب کے آخری دو باب خوراک کو محفوظ رکھنے اور اسے سٹور کرنے کے متعلق ہیں۔ اور یہ دونوں باب ڈاکٹر الیف۔ ایچ شاہ نے تحریر کئے ہیں۔

خیال کیا جاتا ہے کہ یہ کتاب اسلامی ممالک کو یہ آگاہی عطا کرے گی کہ خوراک کے سلسلے میں ان کی کیا ذمہ داریاں ہیں اور ان ذمہ داریوں کو کس طرح پورا کیا جا سکتا ہے۔

اس کا عنوان۔ تعارف

کتاب کا نام۔ فوڈ اینڈ نیوٹریشن پرابلم آف دی مسلم امۃ

مرتب کا نام۔ ڈاکٹر ایس۔ ایم علی

کتاب کے ۴۴۲ صفحات ہیں اور ۱۲۰ روپے یا ۱۲ ڈالر اس کی قیمت ہے۔

آپ کا خط ملا

"الفضل" ۱۹ مارچ ۹۰ء کے پرچہ میں "مکرم غلام قادر صاحب" کا مضمون پڑھا۔ یہ مضمون میرے والد صاحب کے متعلق ہے۔ مکرم محمد عبداللہ صاحب آف کراچی سے تعارف حاصل نہ ہونے کے باعث "الفضل" کی وساطت سے ہمارے والد صاحب کے اوصاف حمیدہ اور بخشش کی دعا کی تحریک کرنے پر ان کا ہم چاروں بہن بھائیوں کی طرف سے تہ دل سے شکریہ ادا کرنے کے لئے یہ چند حروف "الفضل" میں شائع فرما کر ممنون فرمائیں اللہ تعالیٰ مکرم محمد عبداللہ صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

اگر محترم محمد عبداللہ صاحب الفضل کی معرفت مجھ سے رابطہ فرمائیں تو عین نوازش ہو گی

(منظور احمد۔ العمر۔)

۶۰/۱۷ دار الرحمت وسطی۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: صد ۵ سے آگے

(۳۰) رورل سوشیالوجی
(۳۱) فائبر ٹکنالوجی
(۳۲) ایگریکلچرل ایکسٹنشن
(۳۳) ایگریکلچرل انجینئرنگ
(۳۴) سٹیٹسٹکس
(۳۵) فزکس

ان میں سے پہلے ستائیس مضامین میں ڈاکٹریٹ تک کی ڈگری بھی فیصل آباد زرعی یونیورسٹی میں حاصل کی جا سکتی ہے۔ ان کے علاوہ وقتاً فوقتاً یونیورسٹی کی طرف سے شارٹ کورسز کا بھی انعقاد کیا جاتا ہے جس میں ڈپلومہ یا سرٹیفکیٹ دیا جاتا ہے اور ان کورسز میں ملازمین یا نجی کاروبار کرنے والے داخلہ لیتے ہیں۔ ہر کورس کی مدت کا انحصار اس کی نوعیت کے مطابق ہوتا ہے۔ کم و بیش ایک صد ایسے کورسز ہوتے ہیں جن کی تعداد میں ضرورت کے مطابق اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

داخلہ

یونیورسٹی میں ایک سال میں دو سمسٹر ہوتے ہیں۔ ایک سمسٹر ستمبر کے آخر یا اکتوبر کے شروع میں شروع ہوتا ہے اور دوسرا فروری کے پہلے ہفتے سے شروع ہوتا ہے ہر سمسٹر ۱۹ ہفتے کا ہوتا ہے

بی۔ ایس۔ سی (آنرز) ایگریکلچر میں داخلہ کے لئے تعلیمی قابلیت انٹرمیڈیٹ پری میڈیکل ہے اور ۷۵ فی صد نشستوں پر داخلہ اوپن میرٹ پر ہوتا ہے۔ دیہات سے تعلق رکھنے والے امیدواروں کے لئے مخصوص کوٹا بھی ہوتا ہے۔ اسی طرح وہ امیدوار جن کے ماں باپ میندار یا کاشتکاری سے وابستہ ہیں ان کے لئے بھی مخصوص کوٹا ہوتا ہے۔ ایسے طلباء کو چاہیئے کہ وہ درخواست داخلہ کے ساتھ زمین کے کاغذات اور اسی ضلعے کا ڈومی سائل بھی منسلک کریں۔ اسی طرح کھلاڑیوں کے لئے، آزاد کشمیر اور شمالی علاقہ جات کے شہریوں کے لئے فوجی ملازموں کے بیٹوں کے لئے بھی مخصوص نشستیں ہوتی ہیں۔ نیز ہر کورس میں ایک فیصد نشستیں اقلیتوں کے لئے اور ایک فی صد معذور افراد کے لئے ہوتی ہیں۔

غیر ملکی طلباء کو بھی یہاں داخلہ دیا جاتا ہے

غیر ملکی طلباء کو اپنی درخواستیں اپنے ممالک میں پاکستانی سفارت خانے کے ذریعے یا اسلام آباد میں اپنے ملک کے سفارت خانے کے ذریعے ارسال کرنا ہوتی ہیں۔ داخلہ کا اعلان اخبارات میں ہوتا ہے جس کے بعد تمام کاغذات درخواست کے ساتھ یونیورسٹی میں مقررہ تاریخ تک جمع کروانے ہوتے ہیں۔

بی ایس سی ایگریکلچر انجینئرنگ میں داخلہ کے لئے تعلیمی قابلیت انٹرمیڈیٹ پری انجینئرنگ یا کسی پولی ٹیکنیک انسٹی ٹیوٹ سے تین سالہ ڈپلومہ کا حامل ہونا ضروری ہے۔ اسی طرح ڈاکٹر آف ویٹرنری میڈیسن کے لئے انٹرمیڈیٹ پری میڈیکل ہونا ضروری ہے۔

وظائف و دیگر سہولیات

وظائف کے لئے

حکومت کی طرف سے ہر سال گرانٹ ملتی ہے جس میں سے میرٹ کی بنیاد پر طلباء کو وظائف دیئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف ٹرسٹ، فاؤنڈیشن، ضلعی کونسلز اور رفاہِ عامہ کی دیگر تنظیموں کی طرف سے مستحق طلباء کو وظائف دیئے جاتے ہیں۔ ان وظائف کی تعداد اور مقدار ان فنڈز کی دستیابی پر منحصر ہوتی ہے اسی طرح ۱۰ فیصد طلباء کو فیس میں نصف تک رعایت بھی مل سکتی ہے۔

یونیورسٹی کی ایک ائیر کنڈیشنڈ لائبریری ہے جو صبح سات بجے سے لیکر رات دس بجے تک کھلتی ہے اور اس میں ایک لاکھ ۲۱ ہزار ۶ سو سے زائد کتب موجود ہیں۔ زرعی سائنسی اور دیگر سائنسی موضوعات پر قریباً ۴۰۰ رسائل و جرائد آتے ہیں۔ لائبریری میں ڈیڑھ ہزار طلباء کے بیک وقت بیٹھنے کی گنجائش موجود ہے۔ مائیکرو فلم کا بھی انتظام ہے۔ ایک بک بنک جس سے طلباء نصابی کتب مستعار لیتے ہیں۔ اس طرح یونیورسٹی کی تجربہ گاہیں جدید ترین آلات سے آراستہ ہیں۔ کئی میوزیم بھی موجود ہیں۔ یونیورسٹی کے اپنے زرعی تجرباتی فارم بھی موجود ہیں تاکہ طلباء عملی طور پر بھی خاطر خواہ تجربہ حاصل کر سکیں۔

(مرسلہ مہتمم امورِ طلباء)

بقیہ: صد ۳ سے آگے

رہا ہے۔ حالانکہ وہاں بھی ضروریات بڑھ رہی ہیں اور ان کے مقابلے میں وسائل میسر نہیں ہیں۔ جتنے اساتذہ کی انہیں ضرورت ہے۔ وہ ہم سے بہت زیادہ سہی لیکن انہیں اتنے اساتذہ مل نہیں رہے۔ اور وہ بھی اسی طرح پریشان ہیں جس طرح تیسری دنیا کے لوگ۔ شائد کسی حد تک کم لیکن پریشان ضرور ہیں۔

قارئین کرام سے گزارش ہے کہ ملفوظات اور حضرت امام جماعت کے ارشادات خود پڑھتے وقت اپنے بچوں اور دیگر عزیزوں کو بھی ضرور سنایا کریں۔ بچوں میں خاص طور پر یہ شوق پیدا کریں کہ وہ ان تحریروں کو خود پڑھیں اور سمجھنے کی کوشش کریں

بچوں کا کالم

پیارے بچو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کو بہت بہت علم حاصل کرنے کی توفیق دے۔ آپ کو حضرت امام جماعت الثالث (اللہ تعالیٰ آپ پر ہمیشہ اپنی رحمتیں نازل فرماتا رہے) کی ایک بات بتانے کو جی چاہتا ہے۔ اور وہ بات یہ ہے کہ حضور کی یہ خواہش تھی کہ ہماری جماعت میں ہر بچی کم از کم مڈل پاس کرے اور ہر بچہ کم از کم میٹرک۔ اور اس کے علاوہ حضور یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میری اس خواہش کو پورا کرے کہ جماعت کے نوجوان ہزاروں کی تعداد میں اچھے سائنسدان ہوں۔ حضور نے مزید اعلیٰ تعلیم کے لئے وظائف بھی مقرر فرمائے تھے۔

یہ بات ہم نے اس لئے بتائی ہے کہ آپ ابھی سے اس بات کا ارادہ کر لیں کہ آپ نے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنی ہے

○ اب عزیزہ رضیہ سلطانہ دارالعلوم غربی ربوہ کا ایک مضمون پڑھیئے۔ عزیزہ رضیہ سلطانہ کو زیادہ سے زیادہ علم حاصل کرنے کا شوق ہے اور وہ اپنے لئے اور دیگر تمام بچوں کے لئے بھی دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ مضمون کا متن ہے!

○ آپ جانتے ہوں گے کہ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب پہلے پاکستانی سائنسدان ہیں جنہیں نوبل انعام ملا۔ آج کے دور میں وہ کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ بچہ بچہ انہیں جانتا ہے آپ بھی ضرور جانتے ہوں گے۔

ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے والد صاحب کو اس دور میں ۱۲۰ روپے ماہوار تنخواہ ملتی تھی۔ لیکن اس کے باوجود انہوں نے ڈاکٹر صاحب سمیت اپنے ساتوں بیٹوں کو اعلیٰ تعلیم دلوائی۔

ڈاکٹر صاحب کی بیٹی جس نے امریکہ کی یونیورسٹی سے بایولوجی میں ڈاکٹریٹ کیا ہے۔ اپنے والد پر کار خریدنے کیلئے زور دیتی رہی لیکن آپ اس کا یہ مطالبہ پورا نہ کر سکے۔ جب آپ کو دنیا کا سب سے بڑا تمغہ ملا جس کی قیمت ۲۰ ہزار ڈالر ہے تو ڈاکٹر صاحب کی لڑکی نے پھر اپنا مطالبہ دہرایا۔ اس نے اس سلسلے میں امریکہ سے ٹیلیفون کیا۔ ریسیور اس کی بہن نے اٹھایا کیونکہ ڈاکٹر صاحب گھر پر نہیں تھے۔ معلوم ہوا کہ وہ رقم ڈیڈی نے پاکستانی سائنسدانوں کی تعلیم پر خرچ کرنے کی غرض سے وقف کر دی ہے۔

ڈاکٹر عبدالسلام کے دل میں پاکستان اور پاکستانی سائنسدانوں کے لئے بڑی عزت ہے۔ اور وہ ان دونوں سے بہت محبت کرتے ہیں۔ دراصل حقیقی محب وطن ایسے لوگوں کو ہی کہتے ہیں جو اپنا تن، من، دھن وطن عزیز کی عزت اور محبت میں قربان کر دیتے ہیں۔

بچو آپ بھی اپنے وطن سے محبت کریں اور ایسی ہی محبت کریں۔ آیئے ہم بھی آج سے یہ عہد کریں کہ وطن کی محبت کے لئے اس سے بھی بڑی قربانیاں دینے سے گریز نہیں کریں گے۔

○ عزیز سمیع اللہ خاں لکھتے ہیں: دعا کے لئے۔ پہلے تو میں مہینے میں ایکبار حضور کو خط لکھتا تھا۔ جب حضور یہاں تھے۔ مگر اب جبکہ حضور یہاں نہیں ہیں کبھی کبھی خط لکھتا ہوں کیونکہ ڈاک کا انتظام اچھا نہیں ہے (ہمارا خیال تو یہ ہے کہ آپ حضور انور کو پہلے کی طرح لکھتے ہی رہیں)

○ عزیز عمران احمد محلہ دارالفتوح! یہ تو کوئی اچھی بات نہ ہوئی کہ آپ نے نظم بھیج کر لکھا ہے کہ یہ نظم میں نے خود لکھی ہے۔ لیکن یہ تو مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول کی نظم ہے اور مکرم چوہدری صاحب کا تخلص بھی اس میں نمایاں طور آپ دیکھ سکتے تھے۔ بات یہ ہے کہ اپنی نظم ہی کو اپنی نظم کہئیے۔ کسی اور کی نظم کو ہرگز اپنی نظم نہ کہئیے۔

○ عزیزہ بشریٰ طاہرہ صاحبہ نے اقوال زریں بھیجے ہیں (۱) جس فعل سے شرمندگی اٹھانی پڑے اس سے پرہیز کرو (۲) ذلت اٹھانے سے تکلیف اٹھانا بہتر ہے۔ (۳) انسان عقل سے پہچانا جاتا ہے شکل سے نہیں۔

○ عزیزہ خالدہ ارشاد کراچی نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے چند ایک اشعار بھیجے ہیں اور ان کی تشریح بھی تحریر کی ہے۔ یہ بہت اچھی بات ہے۔ عام طور پر بچے شعر تو یاد کر لیتے ہیں لیکن مفہوم کی طرف توجہ نہیں ہوتی۔ حالانکہ یہ نہایت ضروری ہے کہ جو کچھ ہم پڑھتے ہیں یا زبانی یاد کرتے ہیں اس کے معنے اور مفہوم بھی ہمیں معلوم ہوں۔

○ عزیزہ خالدہ نے اسیران راہ مولیٰ

باقی صد ۸ کالم ۱ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ:- صٹ سے آگے

کے لئے دعا کی درخواست بھی کی ہے۔ اس طرح اس دعا کی بھی درخواست کی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ حضرت امام جماعت کی تائید فرماتا رہے۔

○ عزیزم ظفر اللہ بن رشید نے لکھا ہے کہ خدا کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے ہمارے گھر میں بھی الفضل جاری ہوگیا ہے۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ ہماری تربیت کرنے میں ہمارا اخبار اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ مزید لکھا ہے کہ سمجھ نہیں آرہی کہ آپ کے اور دیگر تمام احمدیوں کے مقدمات ختم ہونے کی دعا کس طرح کروں کہ اللہ تعالیٰ جلدی سے اسے قبول کرے۔

○ ہمیں اس بات سے خوشی ہے کہ آپ الفضل میں دلچسپی لیتے ہیں۔ ہم اپنے تمام عزیز بچوں کی توجہ اس بات کی طرف دلانا چاہتے ہیں کہ الفضل میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات اور حضرت امام جماعت کے خطبات شائع ہوتے ہیں ان کا ضرور مطالعہ کیا کریں۔

پتہ درکار ہے

محترمہ خورشید بیگم صاحبہ زوجہ مکرم جمعدار دین محمد صاحب وصیت نمبر ۱۷۱۸۷ نے چک لالہ ضلع راولپنڈی سے وصیت کی تھی اور پھر بعد ریٹائرمنٹ ان کے خاوند نے یہ تحریر کیا کہ سیکرٹری ڈسٹرکٹ آرمڈ سروسز بورڈ کوئٹہ رہائش اختیار کی ہے۔ اگر ان کے موجودہ ایڈریس کا کسی دوست کو علم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو نظارت بہشتی مقبرہ کو مطلع فرمائیں۔

میٹرک اور مڈل کا امتحان دینے والے تمام

طلبہ و طالبات متوجہ ہوں

میٹرک اور مڈل کا امتحان دینے والے طلباء و طالبات اپنی آئندہ تعلیم کے سلسلہ میں مشورہ کے لئے نظارت تعلیم سے رابطہ کریں۔

(نظارت تعلیم ۔ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

اس بابرکت مہینے میں قارئین کرام سے گذارش ہے کہ سلسلہ کے تمام بزرگوں کے لئے دعا کریں۔ جو فوت ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور جو حیات ہیں اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت دے اور جماعت کو ان سے فیضیاب ہونے کی توفیق دے

برائے فروخت

فوٹوسٹیٹ کا کاروبار برائے فروخت

رابطہ

نذیر فوٹوسٹیٹ ربوہ فون ۹۶۳

ریڈی میڈ ملبوسات کا مرکز

بچگانہ و زنانہ ریڈی میڈ ملبوسات کی ورائٹی دستیاب ہے

شاہد شاپنگ سنٹر

افضل مارکیٹ گولبازار ۔ ربوہ

بالمقابل سب تحصیل ۔ ربوہ (دکان گلی کے اندر ہے)

حیدر آبادی

فینسی چوڑیاں

کانچ کی پارہ والی چوڑیاں

سادہ چوڑیاں ۔ پلاسٹک چوڑیاں ۔ سٹیل چوڑیاں ۔ رسلور چوڑیاں ۔ گولڈن چوڑیاں اور کڑے ۔ انڈین کڑے نیز چوڑی سیٹ اور کانچ کے چھلے بھی دستیاب ہیں

شاہد شاپنگ سنٹر

افضل مارکیٹ گولبازار ۔ ربوہ

بالمقابل سب تحصیل ربوہ (دکان گلی کے اندر ہے)

خوشخبری

آپکی سہولت کیلئے انجم کلینک میں لیبارٹری کے علاوہ جدید ترین

ایکسرے پلانٹ (100 MA)

نصب کر دیا گیا ہے

جس پر ہر قسم کے ایکسرے کرنے کیلئے سٹاف موجود ہے نیز

ELECTROHYDROLYSIS

سے چہرے کے غیر ضروری بال اور مہکے بھی دور کئے جاتے ہیں۔

انجم کلینک اقصیٰ چوک طارق مارکیٹ ربوہ

خبریں

ملکی خبریں

○ ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین نے گورنر سندھ سے مذاکرات کے بعد بھوک ہڑتال ختم کر دی ہے۔ ان کے مطالبات کے بارے میں گورنر کی طرف سے یقین دہانی کروائی گئی ہے۔ گورنر نے کہا ہے کہ بھوک ہڑتال غیر مشروط طور پر ختم کی گئی ہے

○ سندھ کے وزیر اطلاعات نے کہا ہے کہ گورنر سندھ کو وعدے کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہم مجرموں کو نہیں چھوڑیں گے۔

○ صدر غلام اسحٰق خان نے الطاف حسین کی بھوک ہڑتال ختم کرنے پر مسرت کا اظہار کیا ہے۔

○ ایم کیو ایم کے ذرائع نے کہا ہے کہ الطاف حسین نے بھوک ہڑتال چار نکات منظور کئے جانے پر ختم کی ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ حکومت سندھ تمام مسائل پر غیر مشروط مذاکرات کرے گی۔

○ مصطفیٰ کھر نے نواز شریف کو کہا ہے کہ اگر انہوں نے مرکز کے ساتھ اپنا رویہ درست نہ کیا تو وہ فوری طور پر پنجاب سے ضمنی الیکشن لڑیں گے

○ لاہور میں ایک بینک سے ڈاکوؤں نے ۱۴ لاکھ روپے، اسلام آباد میں ایک بینک سے ساڑھے چھ لاکھ روپے اور لیہ میں ایک بنک سے ۶۰ ہزار روپے لوٹ لئے سکھر میں قومی شاہراہ پر ڈاکوؤں نے ایک بس کو روک کر لوٹ لیا۔

○ نواز شریف کے سابق مشیر اقبال ٹکا نے کہا ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے ترقیاتی فنڈ سے ڈیڑھ ارب روپیہ جلسے جلوسوں پر خرچ کیا ہے انہوں نے صدر سے مطالبہ کیا کہ پنجاب حکومت کے خلاف تحقیقات کے لئے صدر خصوصی ٹربیونل مقرر کریں

○ لوہا مارکیٹ مصری شاہ میں اوجڑی کیمپ سے لائے ہوئے سکریپ میں دھماکہ ہونے سے ۵ افراد زخمی ہو گئے

○ آئندہ بجٹ کے بارے میں قیاس کیا جارہا ہے یہ سخت بجٹ ہوگا۔ حکومت دفاعی بجٹ میں ۵ فیصد اضافہ کرے گی

○ پیپلز پارٹی کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ نوابزادہ نصر اللہ جمہوریت کی تباہی کو دعوت دے رہے ہیں

غیر ملکی خبریں

○ نیپال کے وزیر خارجہ پشو پتی چار رانا نے کہا ہے کہ شاہ بریندرا کے اختیارات میں تبدیلی کر دی جائے گی تاکہ ملک کے نئے جمہوری نظام کے تحت عوام کے مطالبات پورے کئے جا سکیں ادھر نیپالی کانگریس پارٹی نے جس نے جمہوریت کی تحریک کی قیادت کی تھی۔ خبردار کیا ہے کہ اگر فوری طور پر ایسی عبوری حکومت قائم نہ کی گئی جس میں جماعتوں کی وسیع پیمانے پر نمائندگی ہو تو بدامنی دوبارہ پھیل سکتی ہے۔ نیپالی وزیر خارجہ نے پریس کو پوری آزادی دینے کا وعدہ کیا ہے۔ گذشتہ بیس برس سے پریس پر کڑی پابندی چلی آرہی تھی۔ اور غیر ملکی اخبارات کی درآمد بھی بند تھی۔

○ ایرانی مجلس کے ڈپٹی سپیکر حجت الاسلام باپات نے کہا ہے کہ ملکی معیشت کے قاتلوں اور اس کو نقصان پہنچانے والوں کو سزائے موت دی جائے گی۔

○ کشمیری حریت پسندوں نے کشمیر یونیورسٹی کے وائس چانسلر مشیر الحق اور ان کے پرائیویٹ سیکرٹری عبد الغنی کو بھی گولی مار کر ہلاک کر دیا ہے۔ ان افراد کو ایک ہندو تاجر کے ہمراہ گذشتہ جمعے کو اغواء کیا گیا تھا۔ منگل کے روز ہندو تاجر کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا تھا۔

○ نوبل انعام یافتہ مدر ٹریسا نے خرابیٔ صحت کی بنا پر اپنی عالمگیر فلاحی تنظیم کی سربراہی سے استعفیٰ دے دیا ہے

○ مقبوضہ کشمیر میں حریت پسندوں پر ظلم کرنے والے ڈی ایس پی کو حریت پسندوں نے ہلاک کر دیا۔ حریت پسندوں پر فوج کی فائرنگ سے ۵ افراد شہید ہو گئے۔

پتہ